

190097-کیارزق میں اضافے کے لیے کوئی مخصوص نماز ہے؟

سوال

دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورت الفاتحہ ایک بار پڑھیں اور سورت اخلاص پڑھیں، لمبے رکوع اور سجدے کریں اور دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کہیں: {یا ماجد یا واحد یا کریم، اَلتَّوَجُّعُ اِلَیْکَ بِمَجدِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یا محمد یا رسول اللہ، اِنِّی اَتُوْجِبُکَ اِلَی اللہِ رَبِّی وِرْبِکَ وَرَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَاَسْأَلُکَ اللہَ اَنْ تَصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَاٰہْلِ بَیْتِہٖ وَاَسْأَلُکَ نَفِیْةَ کَرِیْمَۃٍ مِّنْ نَّفْخَاتِکَ، وَفَتْحًا لِیَسِّرَ لِّی اَرْزَاقًا وَاَسْأَلُکَ بِہٖ شَعِثِی وَاَقْضِیْ بِہٖ دِیْنِی وَاَسْتَعِیْنِ بِہٖ عَلَی عِیَالِی} کیا یہ درست ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

صحیح احادیث کے ذخیرے میں ایسی کوئی نماز نہیں ہے جو رزق میں اضافے کے لیے ہو، سوال میں دعا کے ساتھ جس نماز کے بارے میں پوچھا گیا ہے یہ بدعتی نماز ہے، یہ اللہ کے دین میں اضافہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قطعاً کسی کو اجازت نہیں دی، یہ ممنوعہ خود ساختہ بدعات میں سے ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اہل سنت والجماعت ہر ایسے قول و فعل کو بدعت کہتے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت شدہ نہ ہو؛ کیونکہ اگر وہ قول یا فعل اتنا اچھا ہوتا تو حضرات صحابہ کرام اسے ضرور کرتے؛ کیونکہ صحابہ کرام نے خیر کا کوئی بھی ذریعہ نہیں چھوڑا سب پر عمل کر کے دکھایا ہے۔" ختم شد
"تفسیر ابن کثیر" (278/7-279)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"عبادات میں بہت سی بدعات آج کل شامل کر دی گئی ہیں، حالانکہ عبادات کے بارے میں بنیادی اصول منع ہے، اس لیے وہی چیز عبادت ہو سکتی ہے، جس کے کرنے کی دلیل موجود ہو، چنانچہ جس عمل کی دلیل نہ ہو تو وہ بدعت ہوگا؛ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔) متفق علیہ۔ اور بے دلیل کی جانے والی عبادات اس وقت بہت زیادہ ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔" ختم شد

"کتاب التوحید" (160)

دوم:

اس بدعتی نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے کہنا: {اَلتَّوَجُّعُ اِلَیْکَ بِمَجدِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یا محمد یا رسول اللہ، اِنِّی اَتُوْجِبُکَ اِلَی اللہِ رَبِّی وِرْبِکَ وَرَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَاَسْأَلُکَ اللہَ اَنْ تَصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَاٰہْلِ بَیْتِہٖ وَاَسْأَلُکَ نَفِیْةَ کَرِیْمَۃٍ مِّنْ نَّفْخَاتِکَ، وَفَتْحًا لِیَسِّرَ لِّی اَرْزَاقًا وَاَسْأَلُکَ بِہٖ شَعِثِی وَاَقْضِیْ بِہٖ دِیْنِی وَاَسْتَعِیْنِ بِہٖ عَلَی عِیَالِی}، یہ جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں بدعتی ممنوع وسیلہ ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (3297) کا جواب ملاحظہ کریں، یہاں پر شرعی اور بدعتی وسیلے کی وضاحت کی گئی ہے۔

اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشائی یا حاجت روائی کے لیے اپنی دعا میں پکارتا ہے، یا کسی اور کو پکارتا ہے تو وہ شخص شرک اکبر کا مرتکب ہو رہا ہے جس کی وجہ سے انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (114142) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم:

رزق میں اضافے کے لیے شرعی اسباب اور ذرائع بھی موجود ہیں، یہاں ان کی طرف اشارہ بھی مناسب ہوگا، تاکہ رزق میں اضافے کے شرعی اسباب کو لوگ اپنائیں اور اضافہ رزق کے خود ساختہ طریقوں سے دور رہیں:

- استغفار کرنا؛ جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا * يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا * وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَأَنْهَارٍ وَيَسِيلُ الْكُمُومَ * وَبَيْنَ أَيْدِيكُمْ أَعْيُنٌ حَارِثَةٌ حَاتِثَةٌ * أَلَمْ تَتَذَكَّرْ * أَلَمْ يُرْسِلْنَاكَ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالْحَقِّ الْمُبِينِ﴾۔ ترجمہ: تو میں نے کہا: تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو؛ یقیناً وہ ہمیشہ سے بخشنے والا ہے * وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا * اور تمہاری دولت اور زرینہ ذریت کے ذریعے امداد کرے گا، اور تمہارے لیے باغات بنا دے گا، مزید تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ [نوح: 10-12]
- صلہ رحمی کرنا، اس کی دلیل سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس شخص کو اچھا لگے کہ اس کا رزق بڑھا دیا جائے اور اس کی عمر لمبی کر دی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (2067) اور مسلم: (2557) نے روایت کیا ہے۔
- امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث میں مذکور {بَسْطُ الرِّزْقِ} کا مطلب ہے وسیع اور ڈھیروں رزق۔ ایک موقف کے مطابق رزق میں برکت مراد ہے۔ ختم شد
- کثرت سے صدقہ کرنا؛ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ سَخِرَ لَكُمْ لِقَائِهِ فَسَبِّحُوا لَهُ مِنْ حَمْدِ رَبِّكُمْ حِينَ تُقِيمُونَ﴾۔ ترجمہ: کہہ دیجئے: یقیناً میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ فرمادیتا ہے، اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ تاہم تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ تمہیں لوٹا دے گا، اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ [سبأ: 39]
- اسی طرح صحیح مسلم: (2588) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (صدقہ کرنے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا۔) علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
- "اس حدیث کا دو طرح کا مضموم ذکر کیا گیا ہے: ایک تو یہ ہے کہ مال میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اس مال سے نقصان پہنچانے والی چیزوں کو دور بٹھا دیا جاتا ہے، اس طرح پیدا ہونے والا نقص مخفی برکت کی وجہ سے پورا ہو جاتا ہے، یہ چیز تو مشاہداتی اور واقعاتی ہے۔ دوسرا مضموم یہ ہے کہ: اگرچہ صدقہ کرنے سے مال کی تعداد میں کمی ہوتی ہے لیکن جو اس کے بدلے میں اجر ملے گا وہ اس کمی کو محض پورا ہی نہیں کرے گا بلکہ کئی گنا زیادہ اجر ملے گا۔" ختم شد
- تقویٰ الہی اپنانا، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا * وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾۔ ترجمہ: اور جو بھی تقویٰ الہی اپنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اسے امید بھی نہیں ہوتی۔ [الطلاق: 2، 3]
- کثرت سے حج و عمرے کرنا، اور تسلسل کے ساتھ کرنا؛ جیسے کہ جامع ترمذی: (810) میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حج اور عمرے تسلسل کے ساتھ کیا کرو؛ کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہ ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی ملاوٹ الگ کر دیتی ہے۔) اس حدیث کو البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔
- رزق میں اضافے کی دعا کرنا، اس کی دلیل سنن ابن ماجہ: (925) کی روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو سلام کے وقت کہتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»، یعنی: یا اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاکیزہ رزق اور مقبول نیکیوں کا سوال کرتا ہوں۔ اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم